

(جو آنکھ دل کے نظارے سے محرم نہ ہوئی، اس کا پلکیں جھپکتی دراصل
افسوس کے ہاتھ ملتا ہے)

ظاہر ہے کہ اس مضمون کو مرزا غالب کے مضمون سے کوئی نسبت نہیں۔

۲۔ لغات۔ ورطہ : بھنور، گرداب، ہلاکت کا مقام۔

شرح : خدا ہی جانے کہ تو نے جو عہد توڑا، اس پر طعنے کا دھبا۔
کیونکر دھلے گا؟ تو جو بننے سنورنے کے لیے آئینہ دیکھتا ہے، تیرے لیے تو وہ
بھی ملامت کا گرداب ہے۔

مطلب یہ کہ محبوب آئینہ بناؤ سنگار کے لیے دیکھتا ہے اور بناؤ سنگار
کا مقصد یہی ہوتا ہے کہ دوسرے لوگوں پر اپنے حسن کے کرشمے آشکارا کیے
جائیں۔ سچے عاشق کے نقطہ نگاہ سے یہ بجائے خود بد عہدی ہے۔ پھر محبوب
کے دامن سے بد عہدی کا داغ کیونکر دور ہو سکتا ہے؟

۳۔ لغات۔ سلک عافیت : آرام و راحت کا رشتہ۔

شرح : ہوس کے چکروں میں پڑ کر راحت و آرام کا رشتہ ٹکڑے
ٹکڑے نہ کر، کیونکہ جو شخص ہوس میں مبتلا ہوا، اس کے لیے آرام سے بیٹھنا
غیر ممکن ہو جاتا ہے۔ گونا گوں آرزوئیں اُسے ہر طرف دوڑانے لیے پھریں گی
اور عافیت ختم ہو جائے گی۔ عاجزی کی نگاہ ہی سلامتی کی ڈور ہے جو شخص عجز
اختیار کرے گا، وہ ہوس سے بالکل پاک ہو گا، لہذا اس کی سلامتی میں کوئی خلل
نہ آئے گا۔

۴۔ شرح : محبوب تو وفا پر آمادہ ہو، لیکن عشق کا دعویٰ جھوٹا ہو
جائے تو اس کی مثال ایسی ہے کہ موسم بہار آ جائے اور دیوانگی جو اس موسم میں
طبعی ہوتی ہے، بناوٹی رہ جائے۔ یہ منظر قیامت سے کم نہیں۔